یاد ماضی

ضبط وترتیب: عطاء اللہ شاہ بنوں

دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا عبدالحقؒ کی زیر تدریس مشکوٰۃ شریف کا اختتامی درس اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی شرکت

دارالعلوم دیوبند کے زمانہ تدریس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے درس مشکوٰۃ شریف کے اختتام میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی شرکت کے سلسلہ میں یہ واقعہ بنوں کے بقیۃ السلف فاضل دیوبند مولانا حضرت علی مدظلہ کی روایت سے مولانا عطاء اللہ شاہ نے قلمبند کی ہے جو معروف دینی وسیاسی رہنما حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ بنوی کے لائق اور قابل فرزند ہیں۔ ہم سب کو ان سے بڑی امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں...... (مدیر)

مختصر عمر میں بڑے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام کے نام سنے اور دیکھے، ہمارے گھر میں کتابوں ملک بھر کے رسائل کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے، والد صاحب سے شعور کے وقت سے دارالعلوم دیوبند و اکابر دیوبند کا تذکرہ ہر وقت سننا پڑتا ہے کوئی دن اس سے خالی نہیں رہتا۔

والد ماجد حضرت مولانا آزادؒ کی عقیدت کے اسیر ہیں اور قبلہ عشق ومحبت حضرت مدنیؒ ہیں، یہی وجہ ہے کہ تقریر و بیان میں اکثر مدنیؒ کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں اور مولانا آزادؒ کے اقوال بطور نصیحت فرمایا کرتے ہیں۔ والد ماجد کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے تلمذ کا شرف حاصل ہے اور دارالعلوم حقانیہ میں درس وتدریس کا اعزاز بھی حاصل ہے آج کی یہ تحریر ایک تاریخی مجلس کی روداد ہے جو والد ماجد اور حضرت مولانا قاسم قاسمی صاحب کی معیت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ایک شاگرد رشید مستند عالم دین شیخ الحدیث ومفتی حضرت مولانا حضرت علی صاحب عرف خطیب صاحب بنوں میں ہوئی۔ حضرت خطیب صاحب اس وقت نوے سال قریب عمر میں ہیں اور شدید بیمار بھی ہیں والد ماجد نے حضرت خطیب صاحب سے عرض کیا کہ حضرت: آپ دیوبند کے ختم مشکوٰۃ شریف کی داستان سنائیں۔ حضرت خطیب صاحب نے پہلے اپنے کلاس فیلو کا تذکرہ کیا میرے ہم درس یہ طلبہ تھے۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ بانی جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا جمیل احمد صاحب پشاور مولانا محمد حنیف صاحبؒ چندو خیل لکی مروت، وغیرہ وغیرہ۔

اس عمر میں انہوں نے ۱۹۴۶ء کے واقعات سنائے، مولانا عبدالحقؒ کا تذکرہ جس انداز سے کیا وہ عجیب انداز تھا، خطیب صاحب نے فرمایا، جس تاریخ کو دارالعلوم دیوبند میں ہماری مشکوٰۃ شریف کا آخری سبق حضرت شیخ

الحدیث دارالعلوم دیوبند شیخ الاسلام والمسلمین مرشد الہند والحجاز مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پڑھانا تھا۔

مقررہ وقت پر حضرت مدنیؒ تشریف لائے، درسگاہ میں گلدستے وغیرہ رکھے ہوئے تھے، درسگاہ کو سجایا گیا تھا۔ مولانا عبدالحقؒ گیٹ پر دروازے کے ایک طرف کھڑے تھے، جو ادب کا اعلیٰ نمونہ تھا، جو استاد و شاگرد میں تعلق ہوتا تھا، باکمال استاد کے آتے ہی مولانا عبدالحقؒ طلبہ کے صف میں کھڑے ہوئے۔

امام راشد حضرت شیخ الاسلامؒ نے جب نظر ڈالی تو دروازے پر کھڑے ہو کے عجیب انداز میں آواز دی۔ عبدالحق یہ کیا بنا رکھا ہے۔ یہ سب اٹھاؤ۔ طلبہ سے پہلے حضرت عبدالحقؒ نے سب چیزوں کو اٹھایا۔ حضرت مدنیؒ نے کہا سنا ہے تم لوگوں نے مٹھائی کے لئے چندہ بھی کیا ہے یہ سب واپس کردو۔ مولانا عبدالحق صاحبؒ انتہائی مودبانہ طریقے سے سب کچھ سنتے رہے۔ بولنے کی کوئی بات نہیں بولی۔ بعد میں مولانا مدنیؒ نے سبق پڑھایا اور دعا کی' دعا کے بعد طلبہ ادب کیساتھ کھڑے رہے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ کی جوتیاں مبارک حضرت شیخ الاسلام کے سچے جانشین علم و عمل میں عکس جمیل حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اٹھائی۔

حضرت خطیب صاحب نے مزید فرمایا' میں نے جن اساتذہ کرام سے پڑھا ہے یہ سب اپنے وقت کے علم و عمل کے جبال تھے' مثلاً مولانا خیر محمد جالندھریؒ' مولانا محمد شریف کشمیری' مولانا عبدالرحمٰن کیمبلپوریؒ' مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ' مولانا اختر حسین صاحبؒ مدرس دارالعلوم دیوبند' شیخ الادب مولانا عزاز علی صاحبؒ' قاری محمد طیب صاحب' یہ سارے حضرات انتہائی باکمال اساتذہ کرام میں شمار ہوتے تھے' لیکن سمجھانے کا طریقہ کار' عجز و انکسار تمام کمالات ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا یہ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ تھے' وقار و متانت' عزت و احترام' غریبوں میں شاہانہ مزاج کے مالک تھے' حضرت شیخ الاسلامؒ کے ہزاروں شاگرد گزرے ہیں' سب ہی اللہ کے مقبول بندے تھے' لیکن جو علم حدیث کا فیض حضرت شیخ الحدیثؒ جاری ہوا یہ سب میزاب حسینی سے جاری و ساری چشمہ ہے' دارالعلوم حقانیہ حضرت شیخ الاسلام کی دعاؤں کی تعبیر ہے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ کا تعلق حضرت مدنیؒ سے ایسا تھا جیسا ابن قیم کا ابن تیمیہؒ سے حافظ ابن حجرؒ کا حافظ عراقیؒ سے اور خصوصاً ابوبکر صدیقؓ کا رسالت مآب ﷺ سے۔

آخر میں حضرت خطیب صاحب کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار رو پڑے۔ پتہ نہیں وہ کیوں رو پڑے۔ دیوبند بار بار کہتے لیکن زبان اور آنسو بولنے کی اجازت نہیں دیتے تھے شاید وہ یہ کہنا چاہتے تھے۔

ع آتا ہے یاد مجھ کو گزارا ہوا زمانہ
وہ جھاڑیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ

ع آج ہے خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی لیلیٰ کے دیوانے رہے